Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

فون: ۴۴۹

ایڈیٹر: نسیم سیفی

جلد ۷۸/۴۳ | اتوار۔ ۱۴۔ ذوالحجہ ۱۴۱۳ھ، ۶۔ احسان ۱۳۷۲ ہش، ۶۔ جون ۱۹۹۳ء | نمبر ۱۲۶

امریکہ میں عصمت و عفت کا تصور رائج کرنے کیلئے منظم مہم چلائیں

اس صدی کے آخری دو تین سالوں میں ایڈز پوری شدت سے پھیلے گی

نصیحت کرنے کیلئے دردمندی حکمت اور دعاؤں کا طریق اپنائیں

سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے فرمودہ خطبہ جمعہ کا خلاصہ جو بیت الفضل لندن سے ۶ مئی کو براہ راست ساری دنیا میں ٹیلی کاسٹ کیا گیا

یہ خلاصہ ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے

ربوہ: ۷ مئی۔ سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے امریکہ کے احمدی انصار کو اس طرف متوجہ فرمایا ہے کہ امریکہ میں عفت و عصمت کے تصورات رائج کرنے کیلئے باقاعدہ منصوبہ کے تحت مہم چلائیں۔ مغرب میں رائج مادر پدر آزادی کے خیالات سے اپنے بچوں کو بچانے کیلئے بروقت انہیں سمجھائیں۔ حضور ایدہ اللہ نے متنبہ فرمایا کہ اس صدی کے آخری دو تین سالوں میں ایڈز کی بیماری اپنی پوری شدت سے پھیلے گی اور مجرموں کو نشانہ بنائے گی۔ حضور نے ہر قسم کی برائیوں سے بچانے کے لئے دردمندی حکمت اور دعا کا طریق اختیار کرنے کی نصیحت فرمائی۔

حضور ایدہ اللہ نے یہ ارشادات بیت الفضل لندن سے تین مواصلاتی رابطوں کے ذریعے دنیا بھر میں براہ راست ٹیلی کاسٹ ہونے والے خطبہ میں فرمائے۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا اب تو خدا تعالیٰ کے فضل سے دنیا بھر میں ہر جمعہ کو کسی نہ کسی جماعت میں کوئی نہ کوئی ایسی تقریب ہوتی ہے جس میں شریک ہونے والوں کی خواہش ہوتی ہے کہ جمعہ پر ہمارا بھی ذکر ہو۔ اور ہمیں مخاطب کر کے بھی کچھ باتیں بیان کی جائیں۔ حضور ایدہ اللہ نے فرمایا شروع شروع میں دل رکھنے کی خاطر مجبوراً ایسا ہی کرنا پڑے گا۔ لیکن پھر یہ ایک ایسی ذمہ داری بن جائے گی کہ جس کی بجا آوری میری طاقت سے بڑھ کر ہوگی۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے جماعتیں ترقی کر رہی ہیں۔ چند سال قبل عالمی سطح پر جماعتوں کی جو تعداد تھی آج ان کی تعداد اس سے تقریباً ڈیڑھ گنا ہوگئی ہے۔ جماعتوں کی تعداد کے ساتھ تقریبات کی تعداد میں بھی اضافہ ہو رہا ہے۔ پھر ذیلی تنظیموں کی تقریبات بھی ہیں۔

حضرت امام جماعت احمدیہ نے فرمایا امریکہ کی مجلس انصار اللہ نے بتایا ہے کہ کل یعنی ہفتہ سے ان کا سالانہ اجتماع شروع ہو رہا ہے اور ساتھ ہی شوریٰ بھی ہے۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ سب سے پہلا پیغام تو یہی ہے کہ اللہ مبارک کرے اور کثرت کے ساتھ انصار کو شمولیت کی توفیق دے اور اس اجتماع سے استفادہ کرنے کی سعادت دے۔ ان اجتماعات کے مواقع پر نئے نئے دینی ولولے پیدا ہوتے ہیں اور انسان اپنے ایمان میں ترقی کرتا ہوا محسوس ہوتا ہے۔ میری نصیحت یہ ہے کہ ان کیفیات کی حفاظت کریں۔ جلسہ سالانہ ہو یا ریلی کی تقریبات ہوں سب کا تجربہ ہے کہ اس سے دلوں میں تموّج پیدا ہوتا ہے اور پہلے سے زیادہ انسان خود کو نیکیوں کے قریب پاتا ہے۔ بعض نیکیاں انسان کو سنبھال لیتی ہیں۔ اور بعض کو انسان خود سنبھالتا ہے مثلاً نماز ہے اس کے بارے میں ارشاد ہے کہ تم اس کی حفاظت کرو یہ تمہاری حفاظت کرے گی۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا۔ ایسے اجتماعات کے موقعے پر ہر کسی کو بعض فیصلے کرنے چاہئیں اور پھر ان فیصلوں کی حفاظت کرنی چاہیئے۔ یہاں جو جذبے پیدا ہوتے ہیں ان کو دوام دینا چاہیئے۔ یہ جھاگ کی طرح اٹھنے اور پھر بیٹھ جانے والے جذبے نہ ہوں۔ ان کی حفاظت کا طریق یہ ہے کہ اپنی نمازوں میں باقاعدہ ہو جائیں۔ ان جذبوں کی پانچ دفعہ دن

مسلسل صہ ۲ پر

مکرم پروفیسر ڈاکٹر عبدالسلام صاحب کیلئے ایک اور اعزازی ڈگری

نوبل انعام یافتہ فزکس کے ماہر پروفیسر ڈاکٹر عبدالسلام کو ڈھاکہ یونیورسٹی کی طرف سے ڈاکٹر آف سائنس کی اعزازی ڈگری دی گئی۔ یہ تقریب ۲۳ مئی ۱۹۹۳ء بروز اتوار ڈھاکہ میں منعقد ہوئی۔ بنگلہ دیش کی وزیر اعظم محترمہ بیگم خالدہ ضیاء صاحبہ نے نامور احمدی سائنسدان کو ڈگری پیش کی۔ یہ تقریب یونیورسٹی کے سو سال پرانے کرزن ہال میں منعقد ہوئی۔ محترمہ بیگم خالدہ ضیاء صاحبہ نے جو ڈھاکہ یونیورسٹی کی چانسلر بھی ہیں چاندی کے ایک خوبصورت کور میں جملہ سرٹیفکیٹ پیش کئے۔

اس موقعہ پر جو تعارفی تحریر (CITATION) پیش کی گئی اس میں کہا گیا ہے،

"پروفیسر عبدالسلام ہمارے دور کے انتہائی ممتاز ترین سائنسدان ہیں۔ اس کے ساتھ ساتھ وہ انسانی ہمدردی کا گہرا جذبہ بھی اپنے اندر رکھتے ہیں۔ وہ گذشتہ چالیس سال کے عرصے میں ایک ایسی کلیدی شخصیت کا مقام رکھتے ہیں جس نے فطرت کے بنیادی اصولوں کو آشکار کرنے کے سلسلے میں اہم کردار ادا کیا ہے۔ اس کے علاوہ آج کے دور میں وہ تیسری دنیا میں جدید سائنس کی ترویج کی کوششوں کے بھی چیمپیئن ہیں۔"

۶۷ سالہ ڈاکٹر عبدالسلام برصغیر کے ان سات غیر معمولی سائنسدانوں میں شامل ہیں جن کو ڈھاکہ یونیورسٹی نے اعزازی ڈگری دی ہے۔

وزیر اعظم محترمہ بیگم خالدہ ضیاء نے پروفیسر سلام کا بے حد احترام کرتے ہوئے کہا،

"ہم ان کی اپنے درمیان موجودگی پر ان کے بے حد ممنون و مشکور ہیں، اور ان کا شکریہ ادا کرتے ہیں کہ وہ ڈاکٹر آف سائنس کی یہ اعزازی ڈگری قبول کرنے تشریف لائے ہیں۔"

انہوں نے کہا کہ پروفیسر سلام کی کاوشوں سے سارے عالم انسانیت کو فائدہ پہنچا ہے۔ پروفیسر سلام کسی خاص ملک کے باشندے نہیں ہیں بلکہ وہ دنیا کے تمام ملکوں کے باشندہ ہیں۔

اس موقعہ پر خطاب کرتے ہوئے نوبل انعام یافتہ سائنسدان نے فزکس کے ساتھ ساتھ بیالوجیکل سائنس پر بھی زور دیا۔ انہوں نے کہا کہ تیسری دنیا کی ترقی کے لئے یہ امور ضروری ہیں۔

خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

میں پڑھی جانے والی نمازوں سے حفاظت کریں۔ نمازوں میں نئے لطف اور مزے پیدا کریں۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا امریکہ میں یہ جو اجتماع ہو رہا ہے اس میں خصوصیت سے اس عہد کی ضرورت ہے۔ مغربی تہذیب کی سب سے بلند و بالا چوٹی امریکہ ہے۔ جہاں مذہب سے دوری اور مادیت میں لذت کی ترغیب دی جاتی ہے۔ جتنا انسان ان لذت گاہوں سے قریب ہوتا ہے اتنا ہی خدا سے دور ہوتا چلا جاتا ہے۔ اور یہ عمل اتنا آہستہ آہستہ ہوتا ہے کہ پتہ بھی نہیں چلتا کہ ہم کہاں جا رہے ہیں۔

اپنے بچوں پر ایک تجربہ آزمائیں

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا اپنے بچوں پر ایک تجربہ آزما کر دیکھیں کہ جب کوئی دلچسپ ٹی وی پروگرام چل رہا ہو اور نماز کی آواز دی جائے تو بچوں کا ردعمل غور سے دیکھیں۔ ان کے چہروں پر بعض اوقات ایسے ردعمل دیکھے جا سکتے ہیں جن کو دیکھ کر والدین کے ہوش اڑ جانے چاہئیں۔ یہ ایسی ہلاکت ہے جو مغرب میں ہماری آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر دیکھ رہی ہے۔ اور مغرب میں سے سب سے زیادہ یہ خرابی امریکہ میں ہے۔ تعیش کے سب سے زیادہ ذرائع کی پیداوار کی سب سے بڑی منڈی امریکہ ہے جہاں سے ہول سیل پیداوار حاصل کر کے ساری دنیا میں یہ بھجوائی جاتی ہے۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ مغرب میں سب سے زیادہ فکر کے قابل چیز اخلاقی قدروں کا ختم ہونا ہے۔ اس کا مقابلہ قرب الٰہی کے حصول میں کی جانے والی کوششوں سے ہوتا ہے اور قرب الٰہی کے حصول کے لئے نماز میں لذت پیدا کرنا ضروری ہے۔

مغرب میں مادر پدر آزادی کا تباہ کن تصور

حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ مغرب میں سب سے زیادہ بھیانک خطرات میں سے پہلے نمبر پر جو تصور ہے وہ مغربی آزادی کا تصور ہے۔ یہ ایسا غیر متوازن اور جاہلانہ تصور ہے۔ جو ہماری نسلوں کو مذہب سے دور لے جاتا ہے۔ خصوصاً امریکہ میں جب کوئی بچہ بلوغت کی عمر کو پہنچتا ہے تو اسے اپنے سکول کی طرف سے دوستوں کی طرف سے جاننے والوں کی طرف سے یہ پیغام ملنا شروع ہو جاتا ہے کہ تم کو آزادی مبارک ہو۔ اب تمہاری عمر اس مرحلے میں داخل ہو گئی ہے کہ اب مذہب، اخلاق یا ماں باپ کی پیروی کی کوئی ضرورت نہیں۔ اب تم آزاد ہو جس کے ساتھ چاہو راتیں بسر کرو۔ جیسے ٹیکے چاہو لگواؤ۔ کوئی پوچھ نہیں سکتا۔ اب تم صحیح معنوں میں مادر پدر آزاد ہو۔ لیکن ساتھ ہی اس آواز کا جھوٹ ظاہر ہو جاتا ہے کہ قانون کی آواز ساتھ ہی آتی ہے کہ پہلے جب تم انسانوں کے بنائے ہوئے قوانین توڑا کرتے تھے تو اس کی سزا کم ہوتی تھی کیونکہ تم ذمہ دار نہیں تھے اب خبردار جو ہمارے بنائے ہوئے قانون سے ذرا بھی باہر قدم رکھا۔ حضور ایدہ اللہ نے فرمایا یہ کتنا بڑا تضاد ہے کہ خدا کے قانون، اخلاق کے قانون، معاشرتی تمدنی قیود کے قانون سے آزادی دلائی جاتی ہے۔ مگر ساتھ ہی انسانوں کے بنائے ہوئے قانون کی زیادہ سختی سے پابندی کرنے کی تلقین کی جاتی ہے۔ یہی دجل ہے اور دھوکہ بازی ہے۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا چاہیئے تو یہ تھا کہ پہلے سے بڑھ کر اپنے مذہب کے قوانین پر عمل کی تلقین ہوتی۔ مگر ہو اس کے بالکل الٹ رہا ہے۔

حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا قرآن نے پہلے سے بتا رکھا ہے کہ شیطان ایسی اطراف سے حملہ کرتا ہے کہ پتہ نہیں چلتا۔ وہ تم کو دیکھ رہا ہے۔ مگر تم اس سے بے خبر ہو۔ اس لئے غور سے سمجھو اور دیکھو کہ تم کو کس طرف سے حفاظت مل سکتی ہے۔ تمہاری کمزوریاں کون کون سی ہیں۔ غفلت کے لمحات کون سے ہیں۔ اس کے لئے ضروری ہے کہ خدا کی طرف واپس آؤ۔ اللہ کے بغیر کوئی حفاظت نہیں۔ اور اللہ تک پہنچنے کے لئے نماز سے بڑھ کر اور کوئی محفوظ ذریعہ نہیں ہے۔

حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ نے فرمایا کہ یہ جو آزادی کے مغرب کے تصورات ہیں بچوں کو ان کے بارے میں وقت آنے سے پہلے بتانا اور متنبہ کرنا ضروری ہے۔ اگر وقت سے پہلے نہ بتایا گیا اور ان کے ذہنوں میں اسے راسخ نہ کیا گیا تو پھر نہیں سمجھیں گے۔ کیونکہ ان کو جس طرف بلایا جا رہا ہے اس میں ان کے نفس کے مزے شامل ہیں۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ شیطان حقیقت میں کوئی الگ وجود ہے بھی یا نہیں یا ہر شخص کے خون اور نفس میں شیطان شامل ہے؟ ان بحثوں سے قطع نظر اس کے حملے تو واضح طور پر نظر آتے ہیں۔ نیکی سے ہٹانے اور بدی کی طرف کھینچنے کی کارروائیاں تو جا بجا نظر آتی ہیں۔ صبح آنکھ کھلنے سے رات آنکھ لگنے تک اور بلکہ اس کے بعد خوابوں میں بھی شیطان کے منصوبے اور حملے جاری رہتے ہیں۔ اور صبح اٹھنے سے پہلے لاشعوری طور پر نفس انسانی نئی نئی بدیاں کرنے کے منصوبے بنا چکا ہوتا ہے۔ صاحب ایمان کا کام ہے کہ ان سوراخوں پر نظر رکھے۔ جہاں سے بدیوں کے بچھو اور سانپ داخل ہوتے ہیں۔

مغرب میں ناجائز بچے

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا مغرب میں جو بہت سی خرابیاں ہیں ان میں ایک اور اہم برائی جو دن بدن بڑھتی چلی جا رہی ہے وہ ایسے بچوں کی پیدائش ہے جن کو مذہبی قانون کی طرف سے پیدا ہونے کا حق نہیں تھا۔ تمام دنیا کے مذاہب، تمدنی رسوم و رواج جن کے مطابق ایک مرد عورت کو میاں بیوی قرار دیا جاتا ہے ان کے بچوں کو جائز اور درست مانا جاتا ہے لیکن امریکہ کی بدنصیبی ہے کہ یہاں پر سب سے زیادہ یہ کام ہو رہا ہے کہ ناجائز بچے جنم لے رہے ہیں۔ اعداد و شمار کے مطابق امریکہ میں ہر سال جس قدر بچے پیدا ہوتے ہیں ان میں سے ۳۳ فیصد ناجائز ہوتے ہیں۔ اور اب امریکہ میں یہ سلسلہ ایک ایسی وبا کی صورت میں پھیل چکا ہے کہ اسے کوئی جرم ہی نہیں سمجھا جا رہا۔

حضور ایدہ اللہ نے احباب امریکہ کو مخاطب ہوتے ہوئے فرمایا کہ عفت اور عصمت کی طرف واپس لانے کے لئے امریکہ میں بڑی وسیع جدوجہد کی ضرورت ہے۔ یہ ایسی جدوجہد ہونی چاہیئے۔ جو صرف جماعت احمدیہ کے دائرے میں نہ ہو بلکہ باہر جا کر عام معاشرے کو بھی متاثر کر سکے۔ اس ضمن میں انصار یہ کام زیادہ اچھی طرح کر سکتے ہیں کیونکہ خدام کے لئے یہ کام کرنے میں کئی طرح کے خطرات ہیں۔

حضور ایدہ اللہ نے ضمناً فرمایا کہ جو بچہ ناجائز پیدا ہوتا ہے خدا اور دین حق کی نظر میں وہ جائز بچوں ہی کے برابر ہے۔ معاشرہ اس کو اس کے کسی بنیادی حق سے محروم نہیں کر سکتا۔ وہ تو بے قصور ہے وہ تو اپنے پیدا ہونے یا نہ ہونے کا فیصلہ نہیں کر سکتا۔ قصوروار تو اس کے ماں باپ ہیں۔ حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ بعض اوقات بے اولاد میاں بیوی مجھ سے (مغرب میں) پوچھتے ہیں کہ فلاں جگہ سے لاوارث بچہ مل رہا ہے ہم لینا چاہتے ہیں۔ اگر وہ ناجائز بچہ ہوا تو کیا ہم اسے لے لیں؟ حضور نے فرمایا ہرگز ایسی سوچ نہ سوچیں خدا تعالیٰ نے ہر بچہ کو دین فطرت پر پیدا ہونے کا ذکر فرمایا ہے۔ اور ہر بچے کی عزت نفس قائم فرمائی ہے۔ جو ایسی بات سوچتا ہے وہ بچے کی عزت نفس پر حملہ کرتا ہے۔ جہالت کرتا ہے۔ ہر بچہ معصوم ہے۔ اگر اس کی صحیح تربیت ہو گی تو وہ باخدا بن سکے گا۔

ایڈز اس صدی کے آخری دو تین سالوں میں پھیلے گی

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا۔ مغربی معاشرہ میں انصار اللہ کو ایسی برائیوں کو جڑوں سے اکھیڑنے کے منصوبے بنانے چاہئیں۔ یہ برائیاں اب اپنے انتقام لینے پر آمادہ ہیں۔ حضور ایدہ اللہ نے فرمایا ان برائیوں کا ایک نتیجہ ایک خوفناک بیماری ایڈز کی صورت میں برآمد ہو رہا ہے۔ اور میرا اندازہ ہے کہ اس صدی کے آخری دو تین سالوں میں یہ بیماری مہیب صورت میں تیزی سے پھیلے گی اور بڑے پیمانے پر مجرموں کو ہلاک کرے گی۔

حضرت امام جماعت احمدیہ نے فرمایا چونکہ احباب جماعت ان برائیوں سے دنیا کو بچانے کی جدوجہد کریں گے۔ اس لئے اللہ کے فضل سے ان کے ان وباؤں سے بچے رہنے کے زیادہ امکانات ہیں۔ خدا کی تقدیر نے مرد عورت میں جو فاصلے ڈال رکھے ہیں جو اخلاقی تعلیم دی ہے۔ اس پر عمل کریں۔ کہ اپنی سجاوٹ عورت کو کس کے سامنے ظاہر کرنی ہے اور کس کے سامنے نہیں کرنی۔ شراب سے مناہی ہے۔ بے پردہ مرد اور عورتوں کی مجالس، اور بے حیائی کی گفتگو کی مجالس سے پرہیز ہے۔ ان باتوں کو سامنے رکھ کر ان پر عمل کے منصوبے بنائیں۔

برائیوں سے روکنے کا طریق محبت اور دردمندی

حضور ایدہ اللہ نے اہم نکتہ یہ بیان فرمایا کہ دنیا کو برائیوں سے کس طرح روکا جا سکتا ہے۔ یہ خاص طریق ہے جس کو اختیار کیا جانا چاہیئے۔ جب کوئی ماں باپ اپنی بچیوں کو بے پردہ کالجوں میں بھجواتے ہیں اور ان کو روکا

باقی ص ۸ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشادات سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

افکارِ عالیہ

واقعہ یہ ہے کہ جب موسم ٹھنڈا ہو تو بند کمرے میں بھی اس موسم کا اثر پہنچ جایا کرتا ہے۔ اسی طرح جب موسم گرم ہو تو بند کمرے میں بھی اس موسم کا اثر پہنچ جایا کرتا ہے۔ جب سمندروں کے پانی چڑھتے ہیں تو جزائر کو بھی غرق کرنے لگتے ہیں اس لئے ایسے موقعہ پر سب سے زیادہ قابلِ فکر بات یہ دکھائی دیتی ہے کہ جماعت احمدیہ نے جو اس سیلاب میں ایک جزیرہ کی حیثیت رکھتی ہے اس نے اپنے دفاع کے لئے اور اپنے آپ کو ایسے فتنوں سے بچانے کے لئے کیا کارروائی کی ہے اور کیا باشعور طور پر ہر جگہ جماعت احمدیہ اس سیلاب سے بچنے کے لئے کوئی کوشش کر رہی ہے یا نہیں۔ حضرت اقدس (بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ) کو جس طوفان .... کی خبر دی گئی تھی اس طوفان کا ذکر کرتے ہوئے حضرت بانی سلسلہ بات دنیاوی سیلابوں سے ہی کرتے ہیں اور بتاتے ہیں کہ بڑے بڑے طوفان آئیں گے بڑے بڑے سیلاب آئیں گے لیکن جب ان سے بچنے کی باتیں فرماتے ہیں تو کشتی نوح کا مطالعہ کر کے دیکھ لیجئے اس میں کہیں یہ ذکر نہیں ہے کہ اس قسم کے جہاز بنانا۔ اس قسم کی کشتیاں بنانا۔ اس طرح اپنے مکان خشکیوں پہ اونچے ٹیلوں پر تعمیر کرنا بلکہ ان دنیاوی ذرائع میں سے کسی کا کوئی ذکر نہیں ملتا۔ تمام باتیں وہ ہیں جن کا دین اور اخلاق کی درستی سے تعلق ہے۔ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب نے جو کشتی نوح کا نچوڑ "ہماری تعلیم" کے عنوان سے پیش کیا ہے اس کو پڑھ کر آپ دیکھ لیں بات سیلاب کی چلتی ہے۔ اس سیلاب سے تم نے بچنا ہے اور ذرائع یہ بیان کئے جاتے ہیں کہ جھوٹ نہ بولو۔ بدی نہ کرو۔ کسی بھائی پر ظلم نہ کرو۔ تکبر نہ کرو غرضیکہ تمام کی تمام تعلیم دینی ہے۔ اس کو روحانی بصیرت کہتے ہیں۔ حضرت اقدس (بانی سلسلہ) چونکہ خدا شناس تھے اور خدا تعالیٰ کے اشاروں کو اپنے زمانے میں سب سے زیادہ بہتر سمجھتے تھے اس لئے آپ نے سیلاب کے خطرات کے وقت بچنے کے لئے وہ طریق بتائے جو دراصل سیلاب کے پس منظر سے بچنے کے طریق ہیں۔ ایسے سیلاب کیوں آتے ہیں جو خدا کے غضب کو ظاہر کرتے ہیں۔ اس طرف آپ کی نظر گئی اور اپنی جماعت کو یہ نصیحت فرمائی کہ ان آفتوں سے بچنے کے لئے اپنے دل کی اپنے نفس کی آفتوں سے بچاؤ کے سامان پیدا کرو۔ پس یہ کہنا کہ پاکستان میں تباہ کاری ہے یعنی اخلاقی لحاظ سے یا بنگلہ دیش میں ہے یا ہندوستان میں ہے یا بعض دیگر مسلمان ملکوں میں بدقسمتی سے ایسی آفتیں ہیں۔ یہ کہنا ہمیں کچھ بھی فائدہ نہیں دے گا۔ جب تک ہم اپنے آپ کو اس کشتی میں سوار نہ پائیں جو ان آفتوں سے بچانے کے لئے اس زمانہ میں حضرت اقدس (بانی سلسلہ) نے قائم فرمائی تھی۔ اس لئے مختصراً میں ان آفتوں کا ذکر کرتا ہوں جو اس وقت کثرت کے ساتھ بالخصوص پاکستان میں پھیل رہی ہیں اور جماعت کو متوجہ کرتا ہوں کہ ان آفات سے بچنے کا فکر کریں۔ اگر وہ ایسا نہیں کریں گے تو .... یہ صاف مطلع کر رہی ہیں کہ خدا کی پکڑ سے ایسے لوگوں کو کوئی چیز بچا نہیں سکے گی۔ چنانچہ حضرت نوحؑ تے بیٹے کو ایک تمثیل کے طور پر پیش فرمایا گیا ہے۔ یہ مطلب نہیں کہ صرف حضرت نوحؑ کے بیٹے کو جو اس زمانے میں حضرت نوحؑ سے بنیادی اختلاف رکھتے تھے۔ اس طرح قوم میں پیدا ہونے والی بدیوں کا شکار ہو گئے تھے۔ قرآن کریم تو صاف بتا رہا ہے کہ حضرت نوحؑ کے بیٹے کو نمایاں طور پر امتیازی طور پر کیوں پیش کیا گیا (....) حضرت نوحؑ کی بدنامی تو مقصود نہیں تھی۔ یہ کہنا تو مقصود نہیں تھا کہ حضرت نوحؑ اپنی اولاد کی بھی تربیت نہیں کر سکے ... کیونکہ حضرت نوحؑ اور چند ان لوگوں کی خاطر جو آپ پر ایمان لائے تھے باقی ساری قوم کو غرق کر دیا گیا تھا۔ اس لئے حضرت نوحؑ کے بیٹے کو نمایاں طور پر پیش فرمانا ایک پیغام رکھتا ہے۔ ایک مقصد رکھتا ہے اور مراد یہی ہے کہ ایسے وقت میں جبکہ خدا تعالیٰ کا غضب بھڑکے اس وقت کوئی دنیاوی اور جسمانی تعلق انسان کو بچا نہیں سکتا۔ ایک ہی کشتی ہے جو ایسے موقعہ پر انسان کو بچا سکتی ہے اور وہ اعمال صالحہ کی کشتی ہے۔ چنانچہ جب حضرت نوحؑ نے خدا سے عرض کیا کہ اے خدا یہ تو میرا اہل ہے۔ اور میرے اہل کے متعلق تو تو نے خوشخبری دی تھی کہ تیرے اہل کو بچایا جائے گا۔ تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ اے نوحؑ جاہلوں میں سے مت ہو۔ تیرا یہ بیٹا تیرے اہل میں سے نہیں۔ اس لئے نہیں ہے .... کہ یہ صالح اعمال نہیں رکھتا۔ پس حضرت بانی سلسلہ نے بھی جو کشتی نوح اس زمانے میں پیش فرمائی ہے وہ اعمال صالحہ ہی کی کشتی ہے۔ اس لئے جماعت کا وہ حصہ جو اپنی کمزوریوں پر اصرار کرتا ہے اور خدا تعالیٰ کے غضب کو ظاہر ہوتے ہوئے دیکھنے کے باوجود جرأت کرتا ہے اور اپنے حال پر قائم رہتا ہے اس کے متعلق نہ صرف یہ کہ کوئی ضمانت نہیں دی جا سکتی بلکہ یہ .... بتا رہی ہے کہ وہ خدا جس نے اپنے پیارے نوحؑ کے بیٹے کو بھی ایسے وقت میں استثنائی طور پر معاف نہیں فرمایا۔ تم جو نسبتاً ادنیٰ درجے کے لوگ ہو اور خدا کے کم پیاروں کی اولاد ہو تمہارے تحفظ کی بھی ہرگز کوئی ضمانت نہیں دی جا سکتی...

مراد وہ زمانہ ہے جس میں خدا تعالیٰ اپنے غضب کے ساتھ ظاہر ہوا کرتا ہے۔ عام دنوں میں خدا تعالیٰ کی بخشش کا مضمون اور رنگ میں کار فرما ہوتا ہے۔ عام دنوں میں خدا تعالیٰ کی ستاری کا مضمون اور طرز پر چلتا ہے۔ اور رنگ میں ظاہر ہوا کرتا ہے۔ اور خدا تعالیٰ کی بخشش اور ستاری اللہ تعالیٰ کی مغفرت اتنی وسیع ہیں کہ انسان اس کا تصور بھی نہیں کر سکتا لیکن وہ دن جبکہ خدا پکڑ کے فیصلے کرتا ہے اور ان کے متعلق تعزیری کارروائی شروع کر دیتا ہے۔ وہ دن نہایت خطرناک دن ہیں اور قرآن کریم ہمیں متنبہ کرتا ہے کہ ایسے دنوں میں جرأت نہ کرنا۔ ورنہ بعید نہیں کہ خدا تعالیٰ کی ستاری کی چادر تم سے کھینچ لی جائے اور تمہیں بھی انہیں سزاؤں کا سزاوار قرار دیا جائے جو خدا تعالیٰ کے پیاروں کے معاندین کی سزائیں ہوا کرتی ہیں۔

پس اس تنبیہ کے ساتھ اس تمہید کے ساتھ میں یہ بتانا چاہتا ہوں کہ یہ خیال کر لینا کہ جماعت احمدیہ کی چار دیواری میں بالعموم داخل ہو جانا یعنی اقرار کر لینا کہ ہم احمدی ہیں۔ اب گستاخی نہیں ہے اور یہ خیال کر لینا کہ جماعت احمدیہ ان تمام بدیوں سے پاک ہے جو بدیاں ارد گرد کے ماحول میں کثرت سے ملتی ہیں یہ بھی ایک جاہلانہ تصور ہے۔ ناممکن ہے کہ ماحول سرد ہو اور کسی کمرے میں کلیتہً اس سردی کا اثر نہ پہنچے۔ جتنا ماحول سرد ہوتا چلا جائے گا۔ اتنا ہی کمرے کو گرم رکھنے کے سامان مہیا کرنے پڑیں گے۔ ماحول گرم ہو تو چار دیواری سے گھیرا ہوا مقفل کمرہ بھی گرم ہونے لگتا ہے اور لازم ہے کہ اس کو ٹھنڈا کرنے کے سامان کئے جائیں۔ اس لئے جماعت احمدیہ میں یہ ساری بدیاں ضرور موجود ہوں گی جو ماحول میں پائی جاتی ہیں اور مختلف سمتوں سے راہ پکڑ رہی ہوں گی۔

شذرات

ہماری گاڑیاں

لاہور یا کراچی جیسے بڑے شہروں میں کسی بڑی سڑک پر کھڑے ہو کر دیکھئے تو یوں لگتا ہے کہ پاکستان میں ہر شخص کے پاس گاڑی ہے۔ سوائے آپ کے۔ سڑک پار کرنا اسلئے مشکل ہو جاتا ہے کہ گاڑیوں کا تانتا بندھا ہوا ہے لیکن جہاں تک سارے ملک کا تعلق ہے ایک رپورٹ میں بتایا گیا ہے کہ ایک فی صدی سے بھی کم ایسے لوگ ہیں جن کے پاس گاڑی ہے اور یہ بات ۹۱-۱۹۹۰ء کے سلسلے میں بتائی گئی ہے۔ کہا جاتا ہے کہ سب سے کم موٹریں رکھنے والے ممالک میں سے پاکستان کا چوتھا نمبر ہے۔ کیونکہ یہاں ایک گاڑی ۱۵۶ افراد کے لئے ہے۔ جبکہ امریکہ سب سے زیادہ گاڑیاں رکھنے والا ملک ہے۔ جہاں گاڑیوں کی نسبت ۱ء۱ فی شخص ہے۔ اسکے بعد کینیڈا کی باری آتی ہے جہاں ۱ء۶ افراد کے پاس ایک گاڑی ہے۔ بتایا گیا ہے کہ پاکستان میں ۸ فیصدی سے بھی کم لوگ سفر اختیار کرتے ہیں۔ ۸ فیصدی سے کم لوگوں کے پاس بائیسکل ہیں۔ ۲ فیصد سے کم لوگوں کے پاس کوئی بھی دو پہیوں والی گاڑی ہے اور ایک فی صدی سے کم خوش قسمت لوگ ایسے ہیں جن کے پاس کاریں ہیں۔

ایئرپورٹس کی حفاظت

وزیر دفاع میر ہزار خان بجرانی (سابق نگران) نے اس امید کا اظہار کیا ہے کہ ائیرپورٹ سیکورٹی فورس بیدار مغزی سے کام لیتے ہوئے اپنے فرائض سرانجام دے گی۔ اور وہ اس بات کو ہمیشہ مدنظر رکھے گی کہ ملک کے اندر اور بیرون ملک کیا حالات ہیں میر موصوف اے ایس ایف کی پاسنگ آؤٹ پریڈ کے موقعہ پر اے ایس ایف ٹریننگ ہیڈ کوارٹرز میں خطاب کر رہے تھے انہوں نے اے ایس ایف کے تربیت دینے والے اساتذہ کی کوششوں کو سراہا اور اس اعتماد کا اظہار کیا کہ یہ فورس حفاظتی

باقی صفحہ ۶ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پروفیسر میاں محمد افضل

امتحان میں کامیابی کے چند گر

مکرم و محترم مولانا نسیم سیفی صاحب

لکھ تو رہا تھا شکریہ کا خط مگر ایک موضوع سوجھ گیا۔ سوچا اس پر چند سطور لکھ دوں۔ سو ایک چھوٹا سا مضمون "امتحان میں کامیابی کے چند گر" حاضر ہے۔ ایک اور موضوع پر لکھ رہا ہوں۔ وقت ملا تو شائد دو چار روز میں مکمل کر کے روانہ کر دوں گا۔

میں آپ کا از حد ممنون ہوں کہ آپ نے میرا مضمون "بہ جہتیں بہ نظارے" شامل اشاعت کر لیا۔ مضمون کافی محنت سے لکھا گیا تھا۔ کوشش کی تھی کہ اس میں کوئی ناقابل اشاعت بات شامل نہ ہو۔ آپ نے مزید احتیاط کا پہلو اپنایا اور کسی حد تک قطع و برید کے بعد اسے شائع کر دیا۔ یہ آپکی ذرہ نوازی ہے کہ آپ نے اسے دوبارہ دیکھا اور اسے شائع کر دیا۔

آپ جن مشکل حالات میں اخبار کو کامیابی سے چلا رہے ہیں اس کی داد دیتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ آپ کا حامی و ناصر ہو۔ اپنی دعاؤں میں خاکسار کو بھی یاد رکھیں۔ خاکسار محمد افضل

گرمی نے زور پکڑا تو امتحانات کا موسم بھی آن پہنچا۔ کچھ طالب علموں کے ہو رہے ہیں کچھ کے ہونے والے ہیں۔ کسی پر خوف مسلط ہے اور کوئی بڑے انہماک سے کتابوں پر جھکا ہوا ہے۔ کچھ ایسے بھی ہوں گے کہ امتحانات کے دیو کو قریب آتے محسوس کر کے خوفزدہ ہو رہے ہوں گے۔ بعض سارا سال بہت سا وقت ضائع کر کے اب پچھتا بھی رہے ہوں گے اور گھبرا بھی۔ ایسے میں جی چاہا کہ ایک مختصر سی تحریر الفضل کے توسط سے طالب علموں تک پہنچا دوں۔ مگر ان چند سطور کا محرک مکرم جاوید اقبال ناصر صاحب کا مضمون "امتحان اور دعا" (الفضل ۸ رمئی ۱۹۹۳ء) بنا۔ آپ نے دعا کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ کی تائید و نصرت کی ایک ایمان افروز مثال پیش کی ہے۔ کہ کس طرح دعا کے نتیجہ میں انگریزی کے پرچہ 'بی' کے متعلق انہیں گویا القا ہوا یا اطلاع ہوئی کہ فلاں مضمون۔ فلاں ایک کہانی۔ فلاں خط تیار کر لیا جائے۔ اور وہی پرچہ امتحان میں شامل پائے۔ اللہ تعالیٰ نے فضل فرمایا اور دعا کے نتیجہ میں انہیں اعلیٰ کامیابی نصیب ہوئی۔

دعا یقیناً معجزانہ اثر رکھتی ہے اور طالب علموں کو امتحانوں کے دنوں میں خاص طور پر اللہ تعالیٰ کی تائید و نصرت طلب کرنی چاہیئے۔ مگر صاحب مضمون کے مضمون سے یہ تاثر بھی ابھرے گا کہ امتحان کے لئے فقط تین سوال یاد کر لینا کافی ہیں۔ یہ یقیناً غلط بات ہوگی۔ یہ صحیح تیاری کا طریق نہیں ہے۔ طالب علموں کو چاہیئے کہ ایک تو سارا سال باقاعدگی سے اپنا سبق دہراتے رہیں۔ کتاب کے ہر موضوع اور مضمون کو سمجھنے کی کوشش کریں۔ لیکن امتحان کے قریب پہنچ کر بے شک اہم سوالات پر زیادہ زور دیں۔ مگر وہ فقط تین چار نہیں ہونے چاہئیں۔ اگر امتحان میں دس سوالات پوچھے جاتے ہیں (گو ان میں سے طالب علموں کو شائد پانچ یا چھ کے جواب دینے ہوں) تو کم از کم تیس سوال تیار ہونے چاہئیں اور تیاری کا طریق رٹ لینا نہیں بلکہ صحیح طریق یہ ہے کہ بے شک جوابات کسی کتاب سے پڑھے جائیں مگر پھر طالب علم انہیں اپنے الفاظ میں کتاب بند کر کے خود لکھے۔ اس کے بعد اپنے جواب کا جائزہ بھی خود لے کر آیا اس نے سب متعلقہ باتیں لکھ دی ہیں؟ کیا اس کے جواب میں ربط ہے؟ کیا اس میں زبان کی غلطیاں تو نہیں؟ یعنی اگر اسے ایسی سہولت حاصل نہیں کہ کوئی اس کی راہنمائی کر سکے تو وہ خود ہی اپنے جواب کا تنقیدی جائزہ لے۔ اس عمل کے نتیجہ میں وہ جوابات بہتر لکھ سکے گا۔ اس لئے اہم نکتہ یہ ہے کہ ساری کتاب کے مضامین کو ایک بار سمجھ لیا جائے۔ اور اس کے اہم حصوں کی تیاری صرف متعلقہ حصے پڑھ کر نہیں بلکہ ان موضوعات کو اپنے الفاظ میں لکھ کر کی جائے۔ ایسی بھرپور محنت کے بعد دعا کا مقام آتا ہے۔ اب آپ اللہ تعالیٰ پر بھروسہ کریں۔ دعا کرتے ہوئے کمرۂ امتحان میں داخل ہوں۔ پرچہ پڑھنے سے پہلے دعا کریں۔ اللہ تعالیٰ کی تائید و نصرت طلب کریں۔ اللہ نے چاہا تو مشکلیں آسان ہو جائیں گی اور تائید ایزدی رنگ دکھلائے گی۔

پرچہ جات حل کرنے کے متعلق بھی چند ضروری باتیں بیان کر دی جائیں۔ سب سے پہلے بغیر کسی جلدی اور گھبراہٹ کے بڑے تحمل اور اطمینان سے سارا پرچہ سوالات پڑھیں۔ دیکھیں کہ اس میں آپ کے لئے آسان سوال کون سے ہیں۔ انہیں اپنے جوابات کی کاپی میں پہلے جگہ دیں۔ مگر ٹھہریں۔ ایک بہت ضروری بات، سوال کا جواب لکھنے سے قبل یہ فرض نہ کر لیں کہ یہ تو وہی سوال ہے جو آپ نے تیار کیا تھا۔ یہ شاید اس سے قدرے مختلف ہو۔ اس سوال کو غور سے پڑھیں۔ شائد اس میں آپ کے تیار کردہ موضوع سے قدرے مختلف پہلو طلب کیا گیا ہو۔ ہوتا یوں ہے کہ بعض طالب علم اس خوشی میں کہ یہ تو وہی سوال نکل آیا جو انہوں نے ازبر کیا تھا' قلم برداشتہ لکھتے چلے جاتے ہیں۔ بغیر یہ سوچتے ہوئے کہ وہ مطلوبہ موضوع سے کتنے ہٹتے چلے جا رہے ہیں۔ مثلاً سوال یہ ہے کہ شیر شاہ سوری کے فن حرب کے متعلق لکھیں اور آپ لکھ رہے ہیں کہ وہ کس طرح بادشاہ بنا۔ یہ جواب تو شیر شاہ سوری کے متعلق ہی ہو گا۔ مگر اس سوال کا نہیں جو کہ امتحان میں پوچھا گیا ہے۔ ظاہر ہے آپ نے جوش و خروش میں تین صفحے تو لکھ دیئے مگر ممتحن تو ان کا ایک نمبر بھی نہیں دے گا۔ اس لئے یہ اشد ضروری ہے کہ آپ سوال کا جواب لکھنے میں جلدی نہ کریں بلکہ پہلے سوال پوری طرح سمجھیں پھر قلم اٹھائیں۔ اور وہی باتیں تحریر کریں جو اسی سوال کے متعلق ہوں۔ غیر متعلقہ باتیں لکھ کر آپ وقت ضائع کر رہے ہیں کیونکہ ان کے نمبر نہیں مل سکیں گے۔ بہتر ہو گا کہ جب آپ آدھا جواب لکھ چکیں تو ایک بار پھر سوال پڑھیں کہ کہیں آپ موضوع سے ہٹ تو نہیں گئے۔

دوسری اہم بات یہ ہے کہ سوالات کے مطابق وقت کی تقسیم کریں۔ آپ کے پاس گھڑی ضرور ہونی چاہیئے۔ اگر آپ کو تین گھنٹوں میں چھ سوال حل کرنے ہیں تو آپ ہر ایک سوال کو صرف پچیس منٹ دے سکتے ہیں۔ بعض اوقات سوال آسان ہوتا ہے آپ کے ذہن میں متعلقہ مواد کی بھرمار ہوتی ہے۔ آپ کا قلم روانی سے چلتا ہے۔ آپ خوشی خوشی صفحے پہ صفحے لکھتے جاتے ہیں۔ مگر اس میں لگ جاتے ہیں چالیس منٹ۔ اب جب آپ چھٹے سوال کا جواب لکھنے کو تیار ہو رہے ہوتے ہیں تو وقت ختم ہو جاتا ہے۔ آپ فقط پانچ سوال ہی کر پاتے ہیں ایک سوال چھوٹ جاتا ہے۔ جس کا مطلب ہے کہ بیس نمبر تو آپ کے ہاتھ سے گئے۔ اور یہ بہت بڑا نقصان ہے۔ اس لئے ضروری ہے کہ ہر سوال کو مقررہ وقت یعنی پچیس منٹ میں ختم کریں۔ شائد آپ کہیں کہ ہر سوال کو پچیس منٹ کیوں دیئے جائیں۔ جب کہ وقت تیس (۳۰) منٹ فی سوال کی اجازت دیتا ہے۔ اس کی وجہ آپ اگلے پیراگراف میں ملاحظہ فرمائیں۔

تیسری اہم بات یہ ہے کہ آپ سارے جوابات لکھنے کے بعد ان کو ایک بار پڑھ ضرور لیں۔ اس طرح وہ کئی الفاظ جو چھٹ گئے۔ وہ الفاظ جو غلط ہو گئے' وہ نکات جو رہ گئے ان کی اصلاح ہو جائے گی۔ یا وہ شامل کئے جا سکیں گے۔ بعض اوقات یوں بھی ہوتا ہے کہ آپ جلدی میں یہ جملہ لکھ جاتے ہیں۔ "ہمیں جھوٹ بولنا چاہیئے" دراصل آپ کہنا تو یہ چاہتے تھے کہ ہمیں جھوٹ نہیں بولنا چاہیئے مگر جلدی میں لفظ "نہیں" چھٹ گیا۔ اور اس طرح آپ ایک بالکل غلط بات لکھ گئے۔ اگر آپ کو اپنے جواب کو دوبارہ دیکھنے کا موقعہ مل جائے تو آپ خود ہی اس کی اصلاح کر کے ممتحن کی سخت گیری سے بچ سکیں گے۔ اس اعادہ کے لئے آپ کو کم از کم پچیس منٹ درکار ہیں اور اسی لئے ہم نے ہر سوال سے پانچ منٹ بچا کر آدھ گھنٹہ دہرائی کے لئے رکھ لیا تھا۔ آپ تسلی سے سارا حل شدہ پرچہ پچیس منٹ میں ایک بار پڑھ لیں۔ آخری پانچ منٹوں میں آپ اضافی کاغذ جو آپ کو پرچے کے ساتھ شامل کرنے ہیں وہ نتھی کریں۔ اور صحیح طور پر۔ ایسا نہ ہو کہ چوتھے صفحہ کے بعد دسواں صفحہ نتھی ہو جائے۔ یہ چھوٹی سی بات بھی بہت اہم ہے۔ ایک اور چھوٹی سی بات۔ پرچہ پہ اپنا نام (اگر لکھنے کی اجازت ہو) یا رول نمبر لکھنا نہ بھولیں۔ بعض اوقات یوں بھی ہوتا ہے کہ پرچے پہ رول نمبر ہی نہیں لکھا گیا یہ بعد میں باعث پریشانی ہو سکتا ہے۔ اس طرح ایک اور چھوٹی سی بات۔ حل شدہ پرچے میں سوال کا وہی نمبر لکھیں جو کہ پرچہ سوالات میں دیا گیا ہے۔ بعض طالب علم جواب تو پانچویں سوال کا لکھ رہے ہوتے ہیں مگر چونکہ اس کا جواب سب سے پہلے لکھ رہے ہیں اس کا نمبر I لکھ دیتے ہیں۔ دوسرے

باقی صفحہ ۵ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کس نے کیا کہا
اخبارات کے شکریہ کے ساتھ

دی نیوز انٹرنیشنل
۱۴ مئی ۱۹۹۳ء

سپریم کورٹ میں جن دنوں قومی اسمبلی ٹوٹنے کے خلاف رٹ کی سماعت جاری تھی ان دنوں شائع ہونے والا دی نیوز کا ایک اداریہ۔

Timely warning

Chief Justice Nasim Hasan Shah has asked the former prime minister Nawaz Sharif to desist from issuing provocative statements on the issue of the dissolution of the National Assembly since the matter is being heard by the Supreme Court. The honourable Chief Justice asked Mr Sharif's counsel to convey to his client that the Court expected him to "use greater amount of restraint in this regard." He also said that the Court would have liked to talk to Mr Sharif directly on the matter, but since he was absent, his counsel should convey the message to him.

The Court's warning is timely and appropriate and ought to be respected. The dissolution of the National Assembly is a sub judice matter, which should not become the subject of public speeches or rhetoric. And Mr Sharif, who is the petitioner, should be all the more careful in his utterances on the issue, because these can qualify as an attempt to influence the Court's judgement.

There is another aspect of the honourable judge's observation which is noteworthy. This is that the issue pending before the Court is extremely controversial and outside the Court emotions are running high. These often find expression in unbecoming idiom. For instance, during some of Mr Sharif's rallies extremely abusive language has been used against the President, who has been called a criminal, a traitor and much else besides. This is deeply regretful because slander and abuse against any person, least of all one occupying the highest office in the land, cannot be justified on any ground. This point was also noted by the honourable chief justice, albeit in a different context, when he asked Mr Sharif's counsel to concentrate on the legal aspects of the case instead of criticising the President. Now that the Court has formally asked Mr Sharif not to make the Assembly's dissolution a topic of his political speeches, hopefully, sanity will prevail.

In any case, any political debate or discussion, which degenerates into a no-holds-barred match of mud slinging reflects badly on those engaged in such unhealthy sport. In this regard it will be pertinent to quote the example of the press conference of the federal minister for Labour and the head of the three member Accountability Committee, Mr Zahid Sarfaraz. Regardless of what the minister said in the press conference, his tone and tenor left a bad taste in the mouth. The same was true of the sermon of a religious leader who lambasted the previous government for its failures in extremely unsavoury language. This is unbecoming of any leader of stature and especially one who claims to represent the aspirations of the people. Our leaders should learn to hold back their emotions and should act with the sobriety that befits mature people.

The News International, Friday, May 14, 1993

دی نیوز انٹرنیشنل ۱۴ مئی ۱۹۹۳ء کے شمارے میں ایک اداریہ میں کہتا ہے۔

چیف جسٹس نسیم حسن شاہ صاحب نے سابق وزیراعظم نواز شریف سے کہا ہے کہ وہ نیشنل اسمبلی کی برطرفی کے سلسلے میں اشتعال انگیز بیانات جاری کرنے سے گریز کریں۔ کیونکہ یہ معاملہ سپریم کورٹ کی زیر سماعت ہے۔ آنریبل چیف جسٹس نے مسٹر شریف کے وکیل سے کہا کہ وہ اپنے مؤکل تک یہ بات پہنچا دیں کہ عدالت ان سے توقع رکھتی ہے کہ وہ اس معاملے میں زیادہ احتیاط برتیں انہوں نے یہ بھی کہا کہ عدالت یہ چاہتی تھی کہ یہ بات بلاواسطہ مسٹر شریف سے کہی جاتی لیکن چونکہ وہ یہاں موجود نہیں ہیں اس لئے ان کے وکیل صاحب یہ پیغام ان تک پہنچا دیں۔

عدالت کی یہ تنبیہہ نہایت بروقت دی گئی ہے اور نہایت مناسب ہے اور اس کا احترام کیا جانا چاہیئے جہاں تک قومی اسمبلی کی برطرفی کا سوال ہے یہ معاملہ عدالت میں زیر بحث ہے اور اسے عوام الناس میں تقاریر کا موضوع نہیں بننا چاہیئے۔ نہ ہی اس کو بڑی پرجوش تقاریر میں پیش کیا جانا چاہیئے۔ اور چونکہ مسٹر شریف درخواست دہندہ ہیں اس لئے انہیں اس سلسلے میں اور بھی زیادہ محتاط رہنے کی ضرورت ہے کہ وہ اس مسئلے پر کیا کہتے ہیں۔ کیونکہ ان کی ایسی باتیں اس بات کی غماز ہو سکتی ہیں کہ انہوں نے عدالتی فیصلے کو متاثر کرنے کی کوشش کی ہے۔

آنریبل جج صاحب کے اس خیال کا ایک اور پہلو بھی قابل توجہ ہے اور وہ یہ ہے کہ جو مسئلہ عدالت کے سامنے پیش ہے انتہائی طور پر متنازعہ فیہ ہے اور اگر عدالت سے باہر جذبات بھڑکے ہوئے ہوں۔ یہ جذبات عام طور پر غیر مناسب الفاظ کا جامہ پہن لیتے ہیں۔ مثال کے طور پر مسٹر شریف کے بعض جلسوں کے دوران صدر کے خلاف انتہائی دشنام طرازی کی زبان استعمال کی گئی۔ جنہیں ایک مجرم کہا گیا ایک غدار کہا گیا اور اس کے علاوہ اور بہت کچھ بھی۔ یہ بات انتہائی افسوسناک ہے کیونکہ ہتک عزت اور دشنام کسی شخص کے خلاف بھی ہو مناسب نہیں ہے چہ جائیکہ اس شخص کے خلاف ہو جو اس خطے کا سب سے بڑا حاکم ہے۔ ایسی بات کسی صورت میں بھی کوئی جواز نہیں رکھتی۔ اور یہ ایسا لگتا ہے کہ آنریبل چیف جسٹس صاحب نے بھی نوٹ کیا۔ اگرچہ کسی مختلف موضوع کے ساتھ تعلق رکھتے ہوئے جب انہوں نے مسٹر شریف کے وکیل سے کہا کہ وہ اپنے دلائل کو قانون کے دائرے تک محدود رکھیں بجائے اس کے کہ وہ صدر پر تنقید کریں۔ اب جبکہ رسمی طور پر بھی عدالت نے مسٹر شریف سے یہ بات کہہ دی ہے کہ وہ اسمبلی کی برطرفی کو اپنی سیاسی تقریروں کا موضوع نہ بنائیں امید کی جاتی ہے کہ دانشمندی سے کام لیا جائے گا۔

بہرحال کوئی بھی سیاسی بحث مباحثہ ہو یا گفت و شنید جو حدود سے باہر پھلانگ جاتی ہے اور ایک دوسرے پر کیچڑ اچھالنے والی بات بن جاتی ہے۔ وہ ان لوگوں کے لئے نہایت نامناسب ہے جو غیر صحت مندانہ ماحول میں ایسی باتیں کرتے ہیں اس سلسلے میں اس پریس کانفرنس کا حوالہ دینا بھی مناسب معلوم ہوتا ہے جو لیبر کے فیڈرل وفاقی وزیر اور سہ رکنی محاسبہ کمیٹی کے صدر ہیں یعنی مسٹر زاہد سرفراز اس بات سے قطع نظر کہ وزیر موصوف نے پریس کانفرنس میں کیا کہا آپ کے طرز کلام نے منہ کا ذائقہ خراب کر دیا۔ یہی بات ایک مذہبی رہنما کے وعظ کے متعلق بھی کہی جا سکتی ہے جس نے سابق حکومت کو اس کی غلطیوں پر لتاڑا۔ اور نامناسب زبان استعمال کی۔ کوئی بھی لیڈر جو قد آور ہو اس کیلئے یہ بات نہایت نامناسب ہے اور خاص طور پر ایسے شخص کے لئے جو لوگوں کی امنگوں کی نمائندگی کرتا ہو۔ ہمارے لیڈروں کو چاہیئے کہ وہ اپنے جذبات کے اظہار کو روکنے کی کوشش کریں اور نہایت سنجیدگی کے ساتھ بات کیا کریں۔ ایسی سنجیدگی جو پختہ کار لوگوں کا خاصہ ہے۔

بقیہ: ص ۴

نمبر پر وہ آٹھواں سوال حل کرتے ہیں مگر اس کا نمبر ۲ تحریر کر دیتے ہیں۔ یہ غلط ہے۔ سوالات کے نمبر تبدیل نہ کیجئے۔ وہی لکھئے جو پرچہ سوالات میں دیئے گئے ہیں۔

آپ نے پرچے اطمینان اور تسلی سے حل کر لئے۔ آپ امتحان سے فارغ ہو گئے۔ اب وقت ہے کہ اللہ تعالیٰ کے حضور سر بسجود ہوں۔ امام جماعت اور بزرگوں کو دعا کی استدعا کریں اور خود بھی مجسم دعا بن جائیں۔ اللہ تعالیٰ نے چاہا تو کامیابی آپ کے قدم چومے گی اور آپ کو عزت و تکریم ملے گی۔ اللہ تعالیٰ کی تائید و نصرت آپ کے ساتھ ہو!

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یادرفتگان ــــــــ بشیر احمد مرزا

مکرم مرزا نذیر احمد صاحب

خاکسار کے چھوٹے بھائی عزیزم مرزا نذیر احمد صاحب ۲۳ اپریل ۱۹۹۳ء کو بشیر آباد فارم ضلع حیدرآباد سندھ میں وفات پا گئے۔ ہم سب اللہ ہی کے ہیں اور اسی کے حضور لوٹ کر جانے والے ہیں۔ موصوف خاکسار کے اکلوتے بھائی تھے۔ چارکوٹ راجوری مقبوضہ کشمیر میں پیدا ہوئے۔ جماعتی تنظیم کے سرگرم رکن اور فعال شخصیت تھے۔ چارکوٹ میں قائد خدام الاحمدیہ بھی رہے۔ دوسری جنگ عظیم کے دوران برٹش آرمی میں بھرتی ہو گئے۔ جنگ کے خاتمہ پر ریلیز ہو گئے۔ ۱۹۴۷ء میں جب بھارتی فوجوں نے کشمیر پر قبضہ کر کے نہتے مسلمانوں کا خون بہانا شروع کیا۔ ہزاروں گاؤں جلا دیئے تو عزیز نے علاقے کے نوجوانوں کو بڑی محنت سے ملٹری ٹریننگ دے کر دفاع وطن کے لئے تیار کیا۔ پھر ان ٹرینڈ شدہ دستوں کو آزاد کشمیر ریگولر فورسز میں شامل کر کے خود بھی آزاد کشمیر انفنٹری فورس میں خدمات سرانجام دیں۔ بٹالین حوالدار رہے۔ ۱۹۵۰ء میں جب یو این او نے جنگ بند کرادی تو ریلیز لیکر پاکستان میں نقل مکانی کر کے آنے والے اپنے خاندان سے آملے۔ تلاش معاش کے لئے سندھ چلے گئے۔ محمود آباد، مبارک آباد فارمز میں مختلف حیثیتوں میں کام کیا۔ گھوڑے کے ماہر سوار تھے۔ جب حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی گھوڑے پر سوار ہو کر اپنی اراضیات سندھ کا دورہ فرمانے کے لئے تشریف لاتے تو خاکسار کے بھائی مرزا نذیر احمد ایک چاک و چوبند خادم کی حیثیت میں گھوڑی پر سوار ہو کر فوجی سپرٹ سے اپنے آقا کی حفاظت کے فرائض سرانجام دینے کی سعادت حاصل کرتے۔

بھائی صاحب نے اپنے جوان سال بڑے بیٹے مرزا مختار احمد ایم ایس سی زونل آفیسر ملتان ڈویژن کی ناگہانی وفات کا صدمہ نہایت صبر سے برداشت کیا۔ خود ایک طویل علالت سے صاحب فراش رہ کر اپنے خالق و مالک کے حضور حاضر ہو گئے۔

؎ بلانے والا ہے سب سے پیارا
اسی پہ اے دل تو جاں فدا کر

آپ موصی تھے ۲۵ اپریل ۱۹۹۳ء کو انکے بیٹے عزیزان محمود احمد و امجد احمد ان کا جنازہ ربوہ لائے۔ مولانا سلطان محمود صاحب انور نے بعد عصر بیت المبارک کے احاطہ میں جنازہ پڑھایا اور بہشتی مقبرہ میں تدفین ہوئی قبر پر نصیر احمد صاحب مربی سلسلہ نے دعا کرائی۔ ان کے پسماندگان میں بیوہ چھ بیٹے اور چار بیٹیاں ہیں۔ ۵ بیٹے اور دو بیٹیاں شادی شدہ ہیں۔ احباب کرام دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ میرے پیارے بھائی کو اپنے قرب میں مقام بخشے۔ سوگوار خاندان کو صبر جمیل عطا فرمائے اور ان کا حافظ و ناصر ہو۔

وصایا

ضروری نوٹ:۔

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہے کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق یا کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری
مجلس کارپرداز۔ ربوہ

مسل نمبر ۲۸۸۹۷ میں ندرت اعظم قریشی بنت محمد اعظم قریشی پیشہ طالب علم عمر ۱۸ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن U.S.A امریکہ۔ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۴-۶-۱۹۹۰ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ ۲۵/- ڈالر ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامۃ۔ ندرت اعظم قریشی U.S.A امریکہ گواہ شد نمبر۱۔ جاوید احمد بھٹی ولد حمید احمد بھٹی U.S.A امریکہ۔ گواہ شد نمبر۲۔ کلیم احمد بھٹی ولد حمید احمد بھٹی U.S.A امریکہ۔

مسل نمبر ۲۸۸۹۸ میں نورالدین ولد چوہدری لال دین صاحب قوم راجپوت بھٹی پیشہ کاشتکاری عمر ۷۰ سال بیعت ۱۹۴۸ء ساکن دریا پور ضلع سیالکوٹ حال جرمنی بقائمی ہوش و حواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۴-۲-۹۲ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (۱) زرعی زمین ۵ ۳ کنال مالیتی ۱۳۲،۵۵۵/- (۲) ٹیوب ویل مالیتی ۱۵۰۰۰/- واقع دریا پور ضلع سیالکوٹ (۳) مکان مالیتی ۸۰۰۰۰/- روپے واقع دریا پور ضلع سیالکوٹ۔ اس وقت مجھے مبلغ ۵۰۴/- مارک ماہوار بصورت الاؤنس مل رہے ہیں اور مبلغ ۲۵۰۰/- روپے سالانہ آمد از جائیداد بالا ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد۔ نورالدین جرمنی۔ گواہ شد نمبر۱۔ عبدالرحمٰن ناصر جرمنی۔ گواہ شد نمبر۲۔ ملک محمد احمد جرمنی۔

مسل نمبر ۲۸۸۹۹ میں محمد اشرف ولد محمد بشیر قوم ارائیں پیشہ ملازمت عمر ۴۲ سال بیعت ۷-۹-۸۴ ساکن جلہن P.O خاص ضلع گوجرانوالہ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۲۶-۱۱-۹۲ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے (۱) مکان برقبہ ۳ مرلہ جس کا ۱/۲ ابرائے بیت احمدیہ وقف ہے بقیہ مالیتی ۳۰۰۰۰/- روپے (۲) کھیٹی مالیتی ۵۰۰۰/- روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ ۱۳۰۰/- روپے ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد۔ محمد اشرف ولد محمد بشیر ساکن جلہن P.O خاص ضلع گوجرانوالہ۔ گواہ شد نمبر۱۔ محمد یٰسین ربانی مربی سلسلہ گواہ شد نمبر۲۔ محمود احمد وڑائچ مربی سلسلہ وصیت نمبر ۲۵۷۳۱۔

بقیہ: صـ ۳

اقدامات کے سلسلے میں رپورٹوں پر انتہائی کامیابی کے ساتھ اپنے فرائض سرانجام دے گی۔ اور ہوائی سفر کو زیادہ سے زیادہ پُرامن بنانے کی کوشش کرے گی۔ انہوں نے اے۔ ایس۔ ایف کے احساس ذمہ داری کو بھی تاریخی کلمات سے نوازا۔ بحرانی نے اس بات کی طرف اشارہ کیا کہ ملک کی اندرونی حالت میں حال ہی میں ایک نیا موڑ آیا ہے۔ اسلئے یہ امر نہایت ضروری ہے کہ ملک میں امن و امان قائم رکھا جائے۔ انہوں نے کہا کہ موجودہ حالات میں اس بات کا خدشہ پایا جاتا ہے کہ اندرونی طور پر گڑبڑ کرنے کی کوشش کی جائے یا ملک سے باہر بعض لوگوں کی پاکستان میں حالات خراب کرنے کی طرف توجہ پیدا ہو جائے۔

وزیر موصوف نے اے ایس ایف کے کارکنوں سے کہا کہ وہ صرف اپنے کھلے اور ظاہر دشمنوں سے ہی مقابلہ کے لئے تیار نہ رہیں بلکہ ایسے دشمنوں کی طرف بھی توجہ رکھیں جو عام طور پر آنکھوں سے پنہاں رہتے ہیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بقیہ: ص ۲

جاتا ہے تو یہ کام کس طرح سے کیا جانا چاہیئے۔ کن لفظوں میں یہ بات کی جائے۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا یہ بہت ضروری ہے کہ ایسی بات ہمیشہ نرمی سے دلسوزی اور دردمندی سے بالواسطہ انداز میں کی جائے۔ مختلف ذرائع سے بات کی جائے تو ایسا اچھا اثر ہوتا ہے کہ دل خوش ہو جاتا ہے۔ حضور ایدہ اللہ نے اپنا تجربہ بیان فرمایا۔ جب بھی میں نے ایسے کسی گھرانے کو علیحدگی میں نرمی سے بات بتائی تو اس کا غیر معمولی اثر ہوا۔ حضور نے فرمایا اس کے ساتھ دعا کرنی بھی ضروری ہے۔ احمدی معاشرہ تو نیکی کے جذبے سے بھرا پڑا ہے۔ اس سے جو فائدہ ہم اٹھا سکتے ہیں وہ اور کوئی نہیں اٹھا سکتا۔ یہ متقیوں کا مزاج رکھنے والی جماعت ہے۔

حضور ایدہ اللہ نے حضرت بانی سلسلہ کے ارشادات کے حوالے سے فرمایا۔ کہ پیار محبت اور دردمندی سے دلوں کو پہچانیں۔ ان کو نرم کریں۔ ان کی خوبیوں پر نظر رکھیں اور انفرادی اور قومی طور پر یہ مزاج پیدا کر لیں کہ جب بھی دین اور دنیا کا مقابلہ ہوگا تو لازماً دین جیتے گا۔ تو اس جماعت کو کوئی مار نہیں سکے گا۔ جماعت میں تقویٰ اور نیکی کا حسن موجود ہے۔ اگر اس طریق سے نصیحت کریں گے تو بہت سے بدکے ہوئے دینی اخلاق کے راستے پر واپس آجائیں گے۔

ایک چھوٹی سی بات

مکرم مبارک احمد صاحب گوندل کہتے ہیں کہ پلاسٹک کی تھیلی کو پھونک مار کر نہ کھولئے۔

اعلان گمشدگی

میرا ڈرائیونگ لائسنس نمبر E-۸۸۸۴ بنام برکت اللہ ولد عنائت اللہ۔ صدر انجمن احمدیہ کوارٹر نمبر ۱۵۵، کہیں گم ہو گیا ہے۔ اگر کسی دوست کو ملے تو وہ مذکورہ کوارٹر میں پہنچا کر شکریہ کا موقعہ دیں۔

اطلاعات و اعلانات

نکاح و تقریب رخصتانہ

○ مکرم قریشی خالد ندیم صاحب معلم اصلاح وارشاد ابن مکرم قریشی محمد عبداللہ صاحب آف سیالکوٹ کا نکاح ہمراہ مکرمہ طاہرہ نسرین صاحبہ بنت مکرم میاں محمد صدیق صاحب گھمن آف ڈگری گھمناں ضلع سیالکوٹ بعوض مبلغ دس ہزار روپے (۱۰۰۰۰) حق مہر مکرم مولانا محمد اسماعیل صاحب منیر سیکرٹری حدیقۃ المبشرین نے مورخہ ۳۰ اپریل ۹۳ء کو ڈگری گھمناں ضلع سیالکوٹ میں پڑھایا۔ اسی روز تقریب رخصتانہ عمل میں آئی۔ اور مورخہ یکم مئی کو قریشی صاحب نے اپنے گھر واقع سیالکوٹ میں دعوت ولیمہ کا اہتمام کیا۔ جسمیں مکرم امیر صاحب ضلع جھنگ مربی صاحب ضلع جھنگ۔ مربی صاحب ضلع سیالکوٹ اور مربیان ضلع جھنگ اور مربیان ضلع سیالکوٹ نے بھی شرکت کی کھانے کے بعد مکرم امیر صاحب ضلع جھنگ نے دعا کروائی۔

احباب اس رشتہ کے بابرکت ہونے کے لئے دعا کریں۔

درخواست دعا

○ محترمہ رقیہ بی بی صاحبہ ربوہ زوجہ مکرم عبدالحمید صاحب کو ۱۵ دن سے متواتر بخار رہا ہے۔ اب حالت کچھ بہتر ہے۔ مگر کمزوری بہت ہو گئی ہے۔

○ مکرم شیخ محمد ادریس عرفانی صاحب جو شیخ یعقوب علی عرفانی صاحب کے پوتے ہیں کراچی سے لکھتے ہیں کہ خاکسار کی والدہ محترمہ اہلیہ شیخ محمود احمد صاحب عرصہ سے بیمار چلی آرہی ہیں۔

○ مکرمہ طلعت عنبرین گجرات سے کہتی ہیں میٹرک کا امتحان دینے والے جملہ احمدی طلباء و طالبات کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

○ مکرم چوہدری ریاض احمد صاحب نمبردار چک نمبر ۱۵/D.B تحصیل و ضلع میانوالی اپنے بعض مسائل کے حل کے لئے دعا کی درخواست کرتے ہیں۔

○ مکرم محمد عارف صاحب ابن مکرم قریشی مقبول حسین صاحب دارالیمن وسطی ربوہ کے گردے میں پتھری کی وجہ سے تکلیف ہے۔

○ مکرم طاہر محمود خان صاحب مربی سلسلہ، تنزانیہ کے لئے دعا کی درخواست کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ اس ملک کو امن و سلامتی کا گہوارہ بنائے اور ترقیات سے نوازے

احباب ان سب کے لئے دعا کریں۔

سانحۂ ارتحال

مکرم ملک منور احمد صاحب ایم ایس سی جنہوں نے فضل عمر ریسرچ انسٹی ٹیوٹ میں اپنی خدمات کا آغاز کیا تھا، مورخہ ۲۳ مئی ۱۹۹۳ء کو لاہور میں وفات پا گئے۔ جہاں سے ان کے بیٹے مکرم ملک تنویر احمد صاحب ان کا جنازہ لے کر ربوہ آئے۔ مورخہ ۲۴ مئی کو بعد نماز ظہر بیت المبارک میں محترم مولانا سلطان محمود انور صاحب ناظر اصلاح وارشاد نے ان کا جنازہ پڑھایا جس کے بعد موصی ہونے کی وجہ سے بہشتی مقبرہ میں انکی تدفین عمل میں آئی۔ قبر تیار ہونے پر محترم مولانا موصوف نے ہی دعا کرائی۔

○ مکرم مبارک احمد صاحب زعیم خدام الاحمدیہ دارالنصر وسطی ربوہ کے چھوٹے بھائی مکرم شمس الزمان صاحب ابن مکرم احمد دین صاحب گجراتی آف دارالنصر وسطی ربوہ بھائی پھیرو کے قریب سڑک کے حادثہ میں وفات پا گئے۔ ان کی عمر ۲۰ سال تھی اور بھائی پھیرو ٹیکسٹائل میں ملازمت کرتے تھے۔

○ مکرم میاں غلام محمد احمدی صاحب (ریٹائرڈ سب برانچ انسپکٹر) ساکن شیخ پورہ ضلع گجرات مورخہ ۲۵ اپریل ۹۳ء وفات پا گئے۔ ان کی عمر ۸۳ سال تھی۔ وفات سے پندرہ یوم قبل ناروے سے پاکستان تشریف تھے۔ یہاں آکر شوگر بڑھ گئی۔ آپ موصی تھے۔ آپ کی میت ربوہ لے جائی گئی جہاں آپ کا جنازہ محترم مولانا سلطان محمود انور صاحب نے پڑھایا۔ جس کے بعد آپ کی تدفین بہشتی مقبرہ ربوہ میں عمل میں آئی۔ آپ مکرم عبدالغنی کھوکھر صاحب آف ناروے کے والد محترم تھے

احباب ان سب کی بلندئ درجات کے لئے دعا کریں۔

ہیومن ہاؤس پبلک سکول کا پہلا جلسہ تقسیم انعامات

دی ہیومن ہاؤس پبلک سکول کا پہلا جلسہ تقسیم انعامات ۸۔ اپریل بروز جمعرات کو صبح ساڑھے دس بجے شروع ہوا۔ مہمان خصوصی محترمہ بیگم مرزا حفیظ احمد صاحبہ تھیں۔ پروگرام میں سکول کے اغراض و مقاصد کے بارے میں پانچویں کی انگلش کی ٹیچر صاحبہ کی انگریزی تقریر، مختلف کلاسز کے بچوں کا ٹیبلو، نرسری کے بچوں کی انگریزی نظم، بچوں کا فینسی ڈریس شو اور بچوں کی طرف سے ایک انگلش ڈرامہ شامل تھے۔ اس کے علاوہ محترم مولانا سید احمد علی شاہ صاحب نائب ناظر اصلاح وارشاد نے طلباء کو قیمتی نصائح سے نوازا۔ محترمہ پرنسپل صاحبہ نے سکول کے طریقہ تدریس کے بارے میں آگاہ کیا اور مہمان خصوصی صاحبہ نے انعامات تقسیم کئے۔ بہترین کام کرنے والی ٹیچرز کو تعریفی سرٹیفکیٹس سے نوازا گیا۔ مشروبات پر تقریب کا اختتام ہوا

احمدی احباب کیلئے اطلاع

ڈاکٹر ارشد پرویز لطیف صاحب ایم بی بی ایس ڈپلومہ کارڈیالوجی میڈیکل سپیشلسٹ ماہر امراض قلب۔

E.C.G کی سہولت موجود ہے

اوقات:۔ صبح ۹ بجے سے ۱۲ بجے تک

قمر پولی کلینک

علامہ اقبال کالونی مین روڈ کمرشل مارکیٹ فیصل آباد پر مریضوں کا معائنہ و علاج تجویز کرتے ہیں۔ فون نمبر:۔ ۶۶۱۹۳۴

سفوف تبخیر معدہ ۱۵/- ۳۰/-
ہمدرد نسواں (حبوب اٹھرا) ۱۵/-
دوائی فضل الٰہی برائے اولاد نرینہ ۱۵۰/-
زد جام عشق ۱۲۰/- ۴۸۰/-
اکسیر لیکوریا (کیپسول) ۳۰/-
کلین اپ چہرہ کے غیر ضروری بالوں کیلئے ۱۵/-
سفوف اکسیر شوگر ۲۵/-
جدید دواخانہ خدمت خلق گولبازار۔ ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ربوہ: ۵۔ جون۔ ایک دفعہ پھر شدید گرمی کا سلسلہ شروع ہو گیا ہے۔

○ وزیر اعظم میاں محمد نواز شریف نے بتایا ہے کہ اپوزیشن جماعتوں نے مفاہمت کی پیشکش کا مثبت جواب دیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ جمہوری قوتوں میں اختلافات سے غیر جمہوری عناصر فائدہ اٹھانے کی کوشش کر رہے ہیں۔ ہم آپس میں افہام و تفہیم کی فضا پیدا کر کے ان کے عزائم کو ناکام بنا دیں گے۔

○ وزیر اعظم نے عید کے دن فون پر محترمہ بے نظیر بھٹو سے پہلی بار بات چیت کی اور انہیں عید کی مبارکباد دی۔ وزیر اعظم نے مسٹر غلام مصطفےٰ جتوئی، قاضی حسین احمد، اجمل خٹک، بیگم نسیم ولی خان، ایئر مارشل ریٹائرڈ اصغر خان مولانا عبدالستار خان نیازی اور ممتاز بھٹو کو بھی فون پر مبارکباد دی۔

○ وزیر اعظم نے عید کے روز اپنی اقامت گاہ ماڈل ٹاؤن پر عوام سے عید ملی۔ عید ملنے والوں میں انتظامیہ کے اعلیٰ افسران اور ممتاز سیاسی و سماجی شخصیات شامل تھیں۔

○ لاہور میں وزیر اعظم کی رہائش گاہ پر رینجرز کو سیکیورٹی کے لئے متعین کر دیا گیا ہے۔ صوبائی حکومت نے عید کے روز پولیس گارڈ ہٹا لی تھی۔ ایسا پہلی مرتبہ ہوا ہے کہ صوبائی حکومت نے وزیر اعظم کی حفاظت کے لئے پولیس فورس مہیا نہ کی ہو۔

○ عید کے دن سندھ میں ٹنڈو جام کے قریب ڈاکوؤں کے ساتھ جھڑپ میں دو فوجی اور تین ڈاکو ہلاک ہو گئے یہ بدنام ڈاکو ایک زرعی فارم میں چھپے ہوئے تھے۔ کراچی میں عید کی خوشیاں منانے والے عید، ٹرو اور جمعہ کے روز مجموعی طور پر ۱۲۔ افراد سمندر میں ڈوب کر ہلاک ہو گئے عید سے دوسرے دن کوٹ کلا (بٹ گرام) میں چیئر لفٹ کے ایک دردناک حادثے میں ایک ہی خاندان کی ۱۰۔ عورتیں اور تین بچے ہلاک ہو گئے۔

○ سابق نگران وزیر میاں زاہد سرفراز نے کہا ہے کہ تین چار دن میں بلدیاتی ادارے بھی سیاسی انتشار کی بھینٹ چڑھ جائیں گے۔ انہوں نے بتایا کہ جو تقریر وہ ٹی وی پر کرنا چاہتے تھے وہ موچی دروازے میں پیپلز پارٹی کے جلسہ میں کریں گے۔

○ امیر جماعت اسلامی قاضی حسین احمد نے کہا ہے کہ امریکہ چاہتا ہے کہ ہم اسلام چھوڑ کر مغربی تہذیب کو قبول کر لیں۔

○ پنجاب کے نگران وزیر اعلیٰ میاں منظور احمد وٹو نے کہا ہے کہ نواز شریف کو قومی اسمبلی کی قربانی دے کر نئے انتخابات کا اعلان کرنا ہوگا۔

○ وفاقی وزیر داخلہ چوہدری شجاعت حسین نے کہا ہے کہ صدر اسحاق اپنی آئینی حدود سے تجاوز کر رہے ہیں۔

○ محترمہ بے نظیر بھٹو نے کہا ہے کہ فی الحال وزیر اعظم سے اتحاد کا کوئی ارادہ نہیں۔ انہوں نے کہا کہ نواز شریف کے نمائندوں سے ملاقات میں آئینی اصلاحات اور نئے انتخابات پر زور دیا جائے گا۔ انہوں نے کہا کہ میں غیر منصفانہ انتخابات اور سیاسی ایذارسانی کا خاتمہ چاہتی ہوں۔

○ سندھ میں اپوزیشن پی ڈی اے نے وزیر اعلیٰ کے خلاف تحریک عدم اعتماد واپس لے لی ہے۔

○ کمبوڈیا میں الیکشن کروانے والے پاکستانی عملے پر دھاندلی کا الزام عائد کیا گیا ہے۔ ہارنے والی پارٹی نے نتائج تسلیم کرنے سے انکار کر دیا ہے اور تحریک چلانے کا اعلان کیا ہے۔

○ "مغرب" کے خلاف مظاہرہ کرنے پر کرتے پر مکہ میں ایرانی حج دفتر کو سیل کر دیا گیا۔ سعودی ترجمان نے کہا کہ ایرانی حاجیوں نے پابندی کے باوجود احتجاجی مظاہرہ کیا۔

○ عید پر بم دھماکوں کی سازش کرنے کے الزام میں مصر میں ۳۰ عسکریت پسندوں کو گرفتار کر لیا گیا۔

○ جنوبی افریقہ میں مذاکرات کرنے والی پارٹیوں نے پہلے کثیر الجماعتی انتخابات کے لئے ۲۷۔ اپریل ۱۹۹۴ء کی تاریخ تجویز کی ہے۔

○ وفاقی کابینہ نے آئین کا دوبارہ جائزہ لینے، آٹھویں ترمیم پر غور کرنے اور صدر کے مواخذہ پر غور کرنے کے لئے ایک اعلیٰ سطحی کمیٹی قائم کر دی ہے۔ یہ کمیٹی وزیر اعظم کی رٹ پر سپریم کورٹ کے فیصلے کا جائزہ لے گی کہ آیا صدر کا مواخذہ کرنا ضروری ہے تو کیا آئین کے آرٹیکل نمبر ۶ کے تحت کارروائی ہو سکتی ہے؟

○ حکومت نے سیاسی گول میز کانفرنس کی تجویز پیش کر دی ہے۔ اپوزیشن جماعتوں سے صلاح مشورے کے بعد کانفرنس کی حتمی تاریخ کا اعلان کر دیا جائے گا۔

○ لاہور میں عید کے دن قومی اسمبلی کے رکن گل حمید روکھڑی کے گھر پر دو سو سے زائد مسلح پولیس والوں نے چھاپہ مارا۔ انہوں نے اہل خانہ کو کمروں میں بند کر دیا اور دو گھنٹے تک تلاشی لیتے رہے انہوں نے سات لائسنسی بندوقیں بھی قبضے میں کر لیا۔ پنجاب اسمبلی کے سیکرٹری کی تلاش میں چھاپہ مارنے والی ٹیم کی قیادت ڈپٹی کمشنر لاہور کر رہے تھے ان کے ساتھ ایس ایس پی، آٹھ ڈی ایس پی، اور دوسرے کئی افسران تھے۔

○ خیال ہے کہ حکومت اور پیپلز پارٹی کے درمیان مذاکرات میں حکومت اپوزیشن کو حکومت میں وزارتوں کی پیشکش کرے گی۔ یہ مذاکرات بدھ کے روز شروع ہونگے

○ صدر مملکت نے کہا ہے کہ میں نہ تو ملک کا بادشاہ ہوں اور نہ ڈکٹیٹر۔ ملک کا صدر اپنے فرائض آئین اور قانون کے دائرے میں رہتے ہوئے انجام دیتا ہے انہوں نے کہا کہ صدر کے بارے میں "کن فیکون" والی بات درست نہیں ہے۔

○ محترمہ بے نظیر بھٹو نے کہا ہے کہ انتخابات کا اعلان کسی وقت بھی ہو سکتا ہے۔ کارکن کام شروع کر دیں۔ انہوں نے کہا کہ مسائل کا واحد حل انتخابات اور قومی حکومت کا قیام ہے۔

○ عید کے دن شاد باغ لاہور میں دو بچوں سمیت چار افراد کو گولی مار کر ہلاک کر دیا گیا۔ مرنے والوں میں تین بے گناہ راہ گیر تھے۔ دو افراد کی اندھا دھند فائرنگ سے دو گھوڑے بھی ہلاک ہو گئے۔

عطیہ خون
خدمت بھی
عبادت بھی
(ایڈیشنل ناظم خدمت خلق۔ ربوہ)

انگریزی ادویات اور ٹیکہ جات کا مرکز
کنٹرول ریٹ پر اور بارعایت
بہتر تشخیص — مناسب علاج
کریم میڈیکل ہال
گول امین پور بازار فیصل آباد فون ۳۴۱۳۴

دانتوں کا معائنہ مفت۔ احمد ڈینٹل کلینک
طارق مارکیٹ اقصیٰ چوک ربوہ
ڈینٹسٹ
۴½ بجے ۸½ بجے شام

بے اولاد
مردوں کیلئے کورس
SPERMATOZOA COURSE RS200/-
عورتوں کیلئے کورس
بانجھپن کورس STERILITY COURSE RS 100/-
اٹھرا کورس ATHRA COURSE RS100/-
تفصیلی لٹریچر مفت
کیوریٹو میڈیسن (ڈاکٹر راجہ ہومیو) کمپنی
رجسٹرڈ۔ ربوہ
فون: ۶۰۶ - ۷۷۱

ایکسپورٹ کوالٹی کے ڈش انٹینا
اب اور جدید ٹیکنالوجی کے ساتھ تیار کئے جاتے ہیں۔ جو ہر طرح کے موسمی اثرات کو برداشت کرنے کے ساتھ ساتھ مضبوط ترین بھی ہیں۔ گارنٹی ایک سال
اعلیٰ کوالٹی ریموٹ کنٹرول ریسیور بمعہ L.N.B اصل گارڈنر U.S.A
پاکستان میں ہر جگہ مکمل فٹنگ اور انسٹالیشن
ڈش ماسٹر اقصیٰ روڈ۔ ربوہ فون دکان ۴۴ ۸۳۱ فون رہائش ۴۸۷

پتہ